نہ کھاوے نہ پیوے نہ سووے کبھی
نہ ٹاپے نہ بیمار ہووے کبھی

نہ ختری[1] نہ کری[2] نہ شب کور[3] وہ
نہ وہ کہنہ لنگ[4] اور نہ منھ زور[5] وہ

نہ ہڈ[6] و نکانے موترڑے[7] کا خلل
نہ پیشانی اوپر ستارے[8] کا بل

نہ سایین[8] نہ ناگن نہ بھونری کا ڈر
ہر اک عیب سے وہ غرض بیخطر

یہ گھوڑا جو اُس کل کی تھا بخش[9] کا
فلک سیر تھا نام اُس رخش کا

سرِ شام وہ بے نظیر جہاں
اُسی رخش[10] پر ہو کے جلوہ کناں

ہر اک طرف سے ہو گذرتا تھا وہ
وہی اک پہر سیر کرتا تھا وہ

پہر[11] جب کہ بجتا تو پھرتا شتاب
کہ پھر قہر تھا ماہرخ کا عتاب

داستان وارد ہونا بے نظیر کا باغ میں بدر منیر کے

کدھر ہے تو لے ساقی شوخ رنگ
کہ آیا ہوں میں بیٹھے بیٹھے بتنگ

[1] ختری گھوڑا عیب دار گھوڑا جو اور گھوڑوں کے ساتھ مل کر نہ رہ سکے ۱۲ [2] کری - وہ گھوڑا جس کی کمر سواری اور رحبت میں خم نہ ہو سکے ۱۲ [3] شب کور جس کو رات کو نہ دکھائی دے - گھوڑے کا یہ بھی ایک عیب ہے ۱۲ [4] کہنہ لنگ - گھوڑے کے لنگڑانے کا عیب ۱۲ [5] منھ زور لگھنا گھوڑا ۱۲ [6] [7] موترڑ اگھوڑے کا ایک مرض - یہ ایک غدود ہے جو گھوڑے کے پیچھے کے پاؤں میں نمودار ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے وہ لنگ کرنے لگتا ہے اس مرض میں گھوڑے کے ٹخنے کی ہڈی بھی بڑھ جاتی ہے ۱۲ [8] جس گھوڑے کی پیشانی پر سفید ٹیکا ہوتا ہے اس کو منحوس مانا ہے ۱۲ [8] یہ سب علامتیں گھوڑے میں منحوس مانی گئی ہیں ۱۲ [9] بخش - حصہ ۱۲ [10] گھوڑا ۱۲
[11] پہر بجنا - امراء اور بادشاہوں کے یہاں ایک پہر رات گزر جانے پر گھنٹا بجتا تھا ۱۲

پلا مجھ کو دارو[1] کوئی تیز و تند
کہ ہوتا چلا ہے مرا ذہن کند

مرے توسن طبع کو پر لگا
مجھے یاں سے لے چل فلک پر اُڑا

سنو ایک دن کی یہ تم واردات
اُٹھا سیر کر بے نظیر ایک رات

ہوا ناگہاں اُس کا اک جا گذر
سہانا سا اک باغ آیا نظر

سفید ایک دیکھی عمارت بلند
کہ کتھی نور میں چاندنی سے دوچند

وہ چھٹکی ہوئی چاندنی جا بجا
وہ جاڑے کی آمد وہ ٹھنڈی ہوا

وہ نکھر افلاک اور وہ مہ کا ظہور
لگا شام سے صبح تک وقت نور

یہ عالم جو بھایا تو کوٹھے پہ آ
اُترا پنے گھوڑے سے اور سر جھکا

لگا جھانکنے اُس مکان کے تئیں
کہ دیکھوں تو یاں کوئی ہے یا نہیں

جو دیکھا تو ایسا کچھ آیا نظر
کہ سب کچھ گیا اُس کے جی سے اُتر

کہا جی سے اب تو جو کچھ ہو سو ہو
ذرا چل کے اس سیر کو دیکھ لو

یہ کہہ نیچے اُترا دبے پاؤں وہ
نظر سے بچائے ہوئے چھاؤں وہ

الگ کھول ہاتھوں سے وانکے کواڑ
چلا سایہ سا یہ درختوں کی آڑ

تھے اک طرف گنجان باہم درخت
کہ لپٹے ہوں جس طرح مشتاق سخت

لگا واں سے چھپ چھپ کے کرنے نظر
درختوں سے جوں ماہ ہو جلوہ گر

جو دیکھی تو صحبت عجب ہے وہاں
عجب چاندنی ہے عجب ہے سماں

عجب صورتیں اور طرفہ محل
چلا دیکھتے ہی دل اُس کا نکل

ملی جنس کی اپنے جو اُس کو بو
لگا تکنے حیرت سے ہر ایک سو

[1] دارو - مجازاً شراب ۱۲ - آسی

نظر آئی واں چاندنی کی بہار
کہ آنکھوں نے کی خیرگی[1] اختیار

در و بام یک لخت سارے سپید
ہر اک طاق محراب صبح امید

مغرق[2] زمیں پر تمامی کا فرش
جھلک جس کی لے فرش سے تا بعرش

زمیں کا طبق آسماں کا طبق
سنہرے روپہلے ہوں جیسے ورق

بلوریں دھرے ہر طرف سنگ[3] فرش
کہ جس سے منور رہے رنگ فرش

گئی اُس کے عالم پہ جس دم نگاہ
اور آئی نظر اُس میں اک رشک ماہ

طرح[4] اُس کی ہر دل کی مانوس تھی
کہ گویا وہ شیشے کی فانوس تھی

کہیں دیکھ اُس کے تئیں ہوشمند
پری کو کیا ہے گا شیشے میں بند

ہر اک سمت واں نور کا ازدحام
لگے آئنے قد آدم تمام

لپیٹے ہوئے بادلوں سے درخت
زمین و ہوا صاحب تاج و تخت

ملبب[5] وہ چوپڑ کی پاکیزہ نہر
بڑے چشمۂ ماہ سے جس میں لہر

لب نہر پر صاف۔ جو غور کی
تو پٹری تھی وہ ایک بلور کی

بڑے اُس میں فوارے چھٹتے ہوئے
ہوا بیچ موتی سے لٹتے ہوئے

مقرض[6] پڑا اُس میں مقیش[7] جو
گرا ماہ واں رشک سے پرزے ہو

[1] خیرگی۔ چکاچوند ۱۲ [2] مغرق۔ جگمگاتا ہوا۔ باآب وتاب ۱۲ [3] سنگ فرش۔ میر فرش وہ تراشے ہوئے پتھر جو فرش کے چاروں گوشوں پر اس لیے رکھ دیتے ہیں کہ ہوا سے نہ اُڑ سکے ۱۲ [4] طرح۔ وضع ۱۲۔ آسی [5] ملبب۔ لبالب بھری ہوئی۔ فارسی والوں نے بقاعدہ عربی اس کو بنا لیا ہے ورنہ عرب کے لغات میں یہ لفظ نہیں ہے ۱۲ [6] مقرض۔ مقراض یعنی قینچی سے تراشا ہوا ۱۲۔ [7] مقیش۔ چاندی سونے کے تاروں کا بنا ہوا ایک کپڑا ۱۲

لیے گو وہ مقیش چھوٹے بڑے
ہر اک جا ستارے اُڑا دیں کھڑے

غرض اپنی صورت سے تاروں کو توڑ
زمیں کو فلک کا بنایا تھا جوڑ

ہوا میں وہ جگنو سے چمکیں بہم
ملیں جلوۂ مہ کو زیر قدم

فقط چاندنی میں کہاں طور یہ
کہ طرہ نہ جب تک ملے اور یہ

زمانہ زر افشاں ہوا زر فشاں
زمیں سے لگا تا سما[1] زر فشاں

گل و غنچہ نسرین و تاج خروس[2]
زمین چمن سب جبین عروس

خراماں زری پوش ہر ماہ وش
کریں دیکھ کر مہر و مہ جن کو غش

کھڑا ایک نمگیرہ[3] زرنگار
کہ تھے جس کی جھالر پہ موتی نثار

جڑاؤ وہ استادے[4] الماس کے
ڈھلے ایک سانچے کے اک راس[5] کے

کھنچی ڈوری اک طرف زرتار کی
لڑی جوں کناری کے ہوں ہار کی

کہوں کیا میں جھالر کی اُس کی پھبن
کہ سورج کے ہو گرد جیسے کرن

مغرق بچھی مسند اک جگمگی[6]
کہ تھی چاندنی جس کے قدموں لگی

نہ پھولے سماتے تھے تکیے دھرے
کہ تھے وہ فقط حسن ہی سے بھرے

بلوریں صراحی وہ جام بلور
دل و دیدہ وقف تماشائے نور

زمیں نور کی آسماں نور کا
جدھر دیکھو اُودھر سماں نور کا

چمن سارے داؤدیوں سے بھرے
جوانان شب بو[7] کے ہر جا پرے

[1] سما۔ آسمان ۱۲ [2] تاج خروس۔ ایک پھول کا درخت جس کو اُردو فارسی میں مرغ کیس کہتے ہیں ۱۲ [3] نمگیرہ۔ ایک قسم کا ہلکا شامیانہ ۱۲ [4] استادے۔ شامیانے اور خیمہ کی چوبیں ۱۲ [5] اک راس کے یعنی ایک ناپ کے ۱۲۔ آسی [6] جگمگی۔ چمکدار زرق برق ۱۲ [7] شب بو۔ ایک پھول کے درخت کا نام ۱۲

ستاروں کا مہتاب میں جال یوں — کہ جوڑنے میں پانی کے قطرے ہوں جوں

اگر کیجیے سایہ اوپر نگاہ — تو ہے وہ بھی جوں سایۂ مہر و ماہ

کرے ہے نگہ جس طرف کو گذر — بجز نور آتا نہیں کچھ نظر

کروں کون سے حُسن کو انتخاب — ہر اک آئینے میں وہی ماہتاب

نظر جس طرف جائے نزدیک دور — اُسی ایک مہ کا ہے ہر جا ظہور

نکل اپنی وحدت سے کثرت میں آ — وہی نور ہے جلوہ گر جا بجا

نئے رنگ سے ہر طرف ماہتاب — وہی ایک نکتہ کہ جس کی کتاب

حقیقت کی لیکن بصارت بھی ہو — کہ دیکھے نہ اُس کے سوا غیر کو

داستان تعریف بدر منیر اور عاشق ہونا بے نظیر کا

گلابی[1] مرے سامنے ساقیا — مہِ چاردہ کو دکھا کر پلا

کہ دیکھے سے جس کے ہو دل کو سرور — نظر کام کر جائے نزدیک و دور

کروں اُس مکاں کے مکیں کا بیاں — کہ ہے بعد خاتم نگیں کا بیاں

وہ مسند جو تھی موج دریائے حُسن — وہاں دیکھی اک مسند آرائے حُسن

برس پندرہ ایک کا سن و سال — نہایت حسین اور صاحب جمال

ڈپٹے کہنی تکیہ پہ اک ناز سے — سر نہر بیٹھی تھی انداز سے

خواصیں کھڑی ایدھر اودھر تمام — ستاروں کا جوں ماہ پر ازدحام

[1] ایک قسم کا رنگین شیشے کا گلاس ایک قسم کی بوتل نما صراحی ۱۲-آسی

وہ بیٹھی تھی یہ دھج[1] بنائے ہوئے — دل اُس چاندنی پر لگائے ہوئے

اُدھر آسماں پر وہ رخشندہ مہ — ادھر یہ زمیں پر مہِ چاردہ

پڑا عکس دونوں کا جو نہر میں — لگے لوٹنے چاند ہر لہر میں

نظر آئے اتنے جو اک بار چاند — زمانے کے منہ کو لگے چار[2] چاند

عجب طرح کا حسن تھا جانفزا — کہ مہ روبرو جس کے تھا تھک رہا

کروں اُس کی پوشاک کا کیا بیاں — فقط ایک پشواز[3] آبِ رواں

زبس موتیوں کی تھی سنجاف[4] کُل — کہے تو وہ بیٹھی تھی موتی میں تُل

اور اک اوڑھنی جوں ہوا یا حباب — جسے دیکھ شبنم[5] کو آوے حجاب

صباحت[6] صفا اُس میں جھلکی ہوئی — پڑی سر سے کاندھے پہ ڈھلکی ہوئی

گریباں میں اک تکمہ[7] الماس کا — ستارہ سا مہتاب کے پاس کا

وہ کُرتی وہ انگیا جواہر نگار — نیا باغ اور ابتدا کی بہار

وہ چھب تختی اور اُس کی کُرتی کا چاک — تراقے کی انگیا کسی ٹھیک ٹھاک

جھلک پائجامہ کی دامن سے یوں — کہ روشن ہو فانوس میں شمع جوں

صفائی پہ پوشاک کی دیکھیو — نظر سوچ میں ہے کہ میلی نہ ہو

وہ ترکیب[8] اور چاند سادہ بدن — وہ بازو پہ ڈھلکے ہوئے نورتن

[1] دھج۔ وضع ۱۲ [2] چار چاند لگنا۔ زیب و زینت کا بڑھ جانا ۱۲ [3] پشواز ایک خاص لباس ۱۲ [4] سنجاف۔ گوٹ۔ حاشیہ۔ چوڑی اور آڑی گوٹ ۱۲ [5] شبنم ایک بہت باریک ریشمی کپڑے کا نام ہے ۱۲ [6] صباحت۔ سفید رنگ گورا چٹاپن ۱۲ [7] گریبان وغیرہ کی گھنڈی الجھانے کا حلقہ فارسی میں گھنڈی ۱۲ [8] مراد جسم کی بناوٹ ۱۲